مولوی محمد ہارون مجتبیٰ
متعلم دارالعلوم حقانیہ

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اور فتنۂ قادیانیت

قومی اسمبلی میں قادیانیت کے تعاقب کی دستاویزی روئیداد

قادیانیوں کو یہ غلط فہمی رہی کہ چونکہ انگریزی سرکار کی انہیں سرپرستی حاصل ہے اور پاکستان کے ارباب اقتدار پر ان کو تسلط حاصل ہے فوج میں ان کا گہرا اثر و رسوخ ہے ملک کے کلیدی مناصب پر ان کا قبضہ ہے پاکستان کا وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی ہے اس لیے پاکستان میں مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کا جعلی سکہ رائج کرنے میں انہیں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی ادھر احرار اسلام اور علماء حق کا قافلہ حکومت کا معتوب تھا قادیانیوں کو یہ غرہ تھا کہ اب حریم نبوت کی پاسبانی اور قادیان کی جعلی قبائے نبوت کے بخیئے ادھیڑنے کی ہمت کسی کو نہ ہوگی جو بھی اس کی جرأت کرے گا اسے شرپسند اور باغی کہہ کر آسانی سے تختۂ دار پر لٹکا دیا جائے گا یا کم از کم پس دیوار زنداں بھیج دیا جائے گا لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ حفاظت دین اور تحفظ ختم نبوت کا کام انسان نہیں کرتے خدا خود کرتا ہے اور اس کے لیے بھی رجال کار بھی پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، علامہ انور شاہ کشمیری، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا سید محمد یوسف بنوری، مولانا مفتی محمود اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی مساعی، کردار اور رد قادیانیت کا تعاقب قدرت ہی کی نیرنگیوں اور حفاظت دین کے سلسلہ میں تکوینی امور کی کڑیاں ہیں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کا قادیانیت کے سلسلہ میں کردار کیا رہا اس کے لیے تو دفتر بے پایاں چاہیئے ذیل میں ہم صرف قومی اسمبلی میں قادیانیت کے تعاقب میں ان کے کردار کا اجمالی خاکہ پیش کر رہے ہیں۔ ادارہ

۹ جون ۱۹۷۳ء کو شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نے قومی اسمبلی ان کی قرارداد کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے کہ استرداد پر تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

ایک یہ کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی میری قرارداد یہ کہہ کر مجھے واپس کر دی گئی کہ یہ مفاد عامہ کے خلاف ہے حالانکہ یہ مسئلہ عین مفاد عامہ کا تقاضا ہے اور مرزائیوں کو الگ کر دینا خود قادیانیوں کے مسلک اور پالیسی کے مطابق بھی ہے۔

سپیکر نے کہا کہ اس بارہ میں آپ میرے چیمبر میں آکر مجھ سے گفتگو کریں یہاں نہیں کر سکتے دوسری وضاحت مولانا نے یہ کی کہ میں نے جناب سپیکر اور وزیر قانون کے مشورہ اور یقین دہانی پر مشنریوں کی قرارداد ملتوی کر دی ہے واپس نہیں لی۔ کیا میں نعوذ باللہ ارتداد کی اجازت دے سکتا ہوں سپیکر نے کہا ان یہ واپسی آئین کی نفاذ تک ہے۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے بھی مولانا کی تائید میں فرمایا کہ نئے آئین کے بعد قرارداد کو ایوان میں لانے کے بارہ میں وزیر قانون کی یقین دہانی ریکارڈ پر ہے مشورہ قبول کرنے کا مطلب قرارداد کو بالکل واپس لینا نہیں۔ (اسلام کا معرکہ صفحہ ۳)

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد مسترد

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ ممبر قومی اسمبلی مہتمم دارالعلوم حقانیہ

اکوڑہ خٹک نے قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش کرنے کی کوشش کرتے ہوئے نیشنل اسمبلی کے سیکرٹری کے نام حسب ذیل قرارداد شامل کرنے کا تحریری نوٹس بھیجا تھا۔

اس اسمبلی کی رائے ہے کہ پاکستان میں مرزائی جماعت اور اس کے تمام افراد (قادیانی اور لاہوری ہر دو جماعتوں) کو قرآن و سنت اور اجماع امت کے متفقہ فیصلہ کی بناء پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ان تمام تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔ اور انہیں زندگی کے تمام شعبوں میں اپنی علیحدہ تشخص قائم کرنے کی ہدایت دی جائے۔ یہ اسمبلی آزاد کشمیر اسمبلی کی اس قرارداد کی تحسین اور تائید کرتی ہے جس میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور ان کی رجسٹریشن کرانے پر زور دیا گیا۔ نیز آئندہ کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا دعوی نبوت کرنے یا ایسے کسی مدعی کی پیروی کرنے والوں کے ساتھ مرتد کا سلوک کیا جائے۔

قومی اسمبلی کے سپیکر کی طرف سے ڈپٹی سیکرٹری نے ۲۴ مئی کو تحریری جواب میں یہ کہتے ہوئے اس نوٹس کو مسترد کر دیا ہے کہ ایسی کوئی قرارداد اسمبلی کے قواعد و طریق کار پر پوری نہیں اترتی اس لیے زیر بحث نہیں لائی جا سکتی۔

سرکاری چٹھی کی نقل حسب ہے۔

قومی اسمبلی سیکرٹریٹ

اسلام آباد ۲۴ / مئی ۱۹۷۳ء

نمبر ایف ۔ ۱۷ (۱) / ۷۳ ۔ لیجس (آر ۔ ٹی ۔ ۲)

بخدمت جناب مولانا عبدالحق رکن قومی اسمبلی

موضوع: قادیانیوں کا بطور غیر مسلم قرار دیا جانا۔

حسب خواہش میں جناب کو مطلع کرتا ہوں کہ قومی اسمبلی (مقننہ) کے قواعد ضابطہ کار و انصرام کارروائی کے قاعدہ ۹۰ بملاحظہ قاعدہ ۸۹ کے تحت سپیکر نے آپ کی مندرجہ بالا قرارداد کو نوٹس آپ نے ۲۲ / مئی ۱۹۷۳ء کو دیا تھا نامنظور کر دیا ہے۔ (اسلام کا معرکہ ص۸۷)

آپ کا مخلص

دستخط ڈپٹی سیکرٹری

ربوہ میں قادیانیوں کے سالانہ اجتماع پر تحریک التواء

دسمبر کے آخر میں ربوہ میں بڑے پیمانے پر قادیانیوں کے عالمی اجتماع کی خبریں آچکی تھیں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت دینے جانے کے بعد ظاہر ہے کہ ایسے اجتماع میں کیا کیا تدبیریں اور ملک ملت کے خلاف سازشیں زیر غور آئیں گی۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے ۱۸ / دسمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں اس مسئلہ کو تحریک التواء کے ذریعہ زیر بحث لانا چاہا اقلیتی امور کے وزیر مملکت ملک محمد جعفر نے تحریک التواء کے نفس مضمون سنانے کی بھی مخالفت کی اور اس سے زیر بحث لانا بھی مفاد عامہ کے خلاف (؟) قرار دیا۔ سپیکر نے دوسرے دن پر اپنا فیصلہ ملتوی کر دیا۔ دوسرے دن ۱۹ / دسمبر کو سپیکر نے کہا کہ گو وزیر موصوف تو تحریک پیش کر دینے کی بھی مخالف ہے یا خلاف ہے مگر مجھے اس سے اتفاق نہیں مگر کہ مولانا مدظلہ نے تحریک پیش کر دی جس کا متن یہ تھا کہ:

ماہ رواں کے آخری ہفتہ قادیانیوں کا وسیع پیمانہ پر سالانہ اجتماع کے انعقاد کی خبریں آچکی ہیں اور یہ بھی کہ اس اجتماع میں بھارت سمیت باہر کے ممالک سے بھی وفود شرکت کر رہے ہیں۔ چونکہ یہ اجتماع عالم اسلام اور مسلمانوں کے نام پر ایک ایسا گروہ کر رہا ہے۔ جسے آئین میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے اور خطرہ ہے کہ اجتماع اور اس تقاریر سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوگی بلکہ ملک کی سالمیت کے خلاف بھی سکیمیں زیر غور لائی جائیں گی اس لیے اس اہم ترین مسئلہ پر قومی اسمبلی غور کرے گی۔

تحریک کے بعد سپیکر کے روکنے کے باوجود مولانا نے کہا کہ آئینی ترمیم میں عقیدہ ختم نبوت کے خلاف تبلیغ کو ناقابل تعزیر جرم قرار دیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ اس اجتماع میں کھلم کھلا ختم نبوت کے خلاف پرچار کیا جاتے۔ اس لیے ایسا اجتماع آئین کی صریح خلاف ورزی ہے سپیکر نے کہا کہ چونکہ اس مسئلہ پر آئین ساز مسلسل غور ہو چکا ہے ہر روز اسے اٹھایا نہیں جا سکتا۔

اور یہ کہ اب بطور اقلیت انہیں شہری حقوق دیئے ہوں گے مولانا مدظلہ نے جواب دیا کہ شہری حقوق وہی ہونے چاہئیں جو آئین کے خلاف نہ ہوں مگر سپیکر نے تحریک مسترد کر دی۔ (اسلام کا معرکہ ص۱۵۱)

قوم بیدار ہے مرزائی مسئلہ میں ہم قوم کی آنکھوں میں مٹی نہیں ڈال سکتے

آپ کو معلوم ہے کہ مجلس عمل میں علماء کی جماعت نے اعلان کیا کہ جمعہ کو کراچی سے پشاور تک پرامن ہڑتال ہوگی اور انہوں نے فرمایا کہ یہ ہماری اپنی حکومت ہے وہ یہ نہیں چاہتے ہیں کہ ملک میں بدامنی پیدا ہو یا کوئی نقصان ہو نہ ہی کسی قادیانی کی خونریزی ہو اور نہ ہی کسی قادیانی کی مکان کو جلایا جائے لیکن میں اپنی حکومت کو یہ احساس دلانا چاہتا ہوں کہ یہ پاکستان کے باشندے تھے چاہے یہ رہڑی والے تھے چاہے وہ تعلیم یافتہ تھے وہ جس خاندان سے اور جس صوبہ سے تعلق رکھتے ہوں اس پر متفق ہیں کہ ان مرزائیوں کی اس ملک میں سرگرمیاں ملک و ملت کے خلاف ہیں۔ یہ لوگ دشمن کی جاسوسی کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں جو کلیدی مناصب پر قبضہ جماتے ہوتے ہیں اور ہم جس تباہی کی طرف جا رہے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟

ان باتوں کے بارہ میں اب ہماری قوم بیدار ہو چکی ہے۔ ہم ان کی آنکھوں میں مٹی نہیں ڈال سکتے۔ ایک صاحب دوسرے کو کہہ رہے تھے کہ یہ مولوی ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔ اس سلسلے میں میں عرض کروں گا کہ یہ صرف مولویوں نے نہیں کہا ہے بلکہ ہمارے وزیر اعظم صاحب نے کہہ دیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئیں گے یہ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ یہی میرا عقیدہ ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس ملک کے کل باشندے جہاد کو اپنا فرض سمجھتے ہیں اور ہندوستان کے ساتھ جو کہ کافر ہے اسلام کے نام پر لڑنے کے لیے اور اس کی حفاظت کے لیے اپنی جان مال قربان کر دینے کے لیے تیار ہوں۔ (قومی اسمبلی میں اسلام کا معرکہ ص۲۶۹)

مرزائی مسئلہ پہ ریفرنڈم ہو چکا ہے

جناب سپیکر صاحب! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ایک دبی ہوئی آواز پر کراچی سے کر چترال تک سارے ملک نے لبیک کہا۔ آج ہمارے ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے اپنی پالیسی نشر کی۔ میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ہمارے ملک کے عوام نے قادیانیوں کے بارہ میں ریفرنڈم کر لیا ہے۔ ووٹ دے دیئے اور دیکھئے کہ جمعہ کو ہڑتال ہوگئی پرامن ہڑتال ہوئی اس میں یقیناً ایسے لوگ بھی ہوں گے جو غنڈے بھی تھے لیکن حقیقت یہ ہے۔

مسلمانوں نے اپنے ملک کی حفاظت کے لیے اپنی حکومت اور بھٹو صاحب کی اپیل پر کراچی سے لے کر پشاور تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہونے دیا۔ ایک دو واقعات جو پیش آئے وہ مجھے معلوم ہے کہ اس میں پولیس کی زیادتی تھی لوگ نماز پڑھ کر مسجد سے آرہے تھے تو وہاں پولیس لاٹھی چارج کیا میں آپ سے عرض کروں کہ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ۱۹۰۱ء میں اتحاد کا نعرہ بلند کرنے والے علماء تھے اور اس جمعہ کے دن علماء ہی تھے جنہوں نے اشتعال نہیں دلایا پنڈی میں خدا کے فضل و کرم سے کوئی لڑائی نہیں ہوئی اور نہ ہی کوئی واقعہ پیش آیا اور نہ ہی کوئی اور چیز ہوئی۔

(اسلام کا معرکہ صفحہ ۲۷)

ربوہ ایک مرزائی سٹیٹ

بنام وزیر داخلہ پاکستان: مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۷۲ء

ایس کیو ڈی ۱۶

(۱) کیا وزیر داخلہ صاحب وضاحت فرمائیں گے کہ کیا یہ صحیح ہے کہ ربوہ کا پولیس اسٹیشن اور پوسٹ آفس وغیرہ قادیانیوں کی خطرناک تنظیم محکمہ امور عامہ کے کنٹرول میں ہے؟

(۲) کیا متعلقہ وزیر صاحب بتلائیں گے کہ کیا یہ اطلاعات صحیح ہے کہ خلیفہ ربوہ اپنی پرائیویٹ مجالس میں یہ تاثر دے رہا ہے کہ موجودہ حکومت میرے زیر اثر ہے اور اگر یہ صحیح ہے تو اس کے محرکات کیا ہیں۔

(اسلام کا معرکہ صفحہ ۳۰)

چینی سفیر کا دورۂ ربوہ

بنام وزیر داخلہ پاکستان، مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۷۲ء

ایس کیو ڈبی ۱۸

(۱) کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ چینی سفیر متعینہ پاکستان کا دورہ ربوہ اور وہاں پہ دو دن قیام کی مبہم خبروں سے ملک میں سنسنی پھیل گئی تھی۔ کیا وزیر داخلہ اس دورہ کی تفصیلات بتاسکیں گے اور اس دورہ کے عوامل پر روشنی ڈالیں گے؟ (اسلام کا معرکہ صفحہ ۳۰)

مرزائیت اور اسرائیل

بنام وزیر داخلہ، ۵ ستمبر ۱۹۷۲ء

(۱) کیا یہ صحیح ہے کہ پاکستان کی قادیانی جماعت مسلم دشمن نام نہاد ریاست اسرائیل میں اپنے سنٹر قائم کرچکی ہے۔

(۲) کیا یہ صحیح ہے کہ اسرائیل کے علاقوں، مونٹ کرمل، کبابیر میں قادیانیوں نے مضبوط سیاسی اڈے قائم کئے ہیں؟

(۳) کیا یہ صحیح ہے کہ ایسے اڈے تبلیغی مقاصد کے ساتھ ساتھ مسلمان ممالک کے خلاف سازشوں کے مراکز بن گئے ہیں؟

(۴) کیا یہ صحیح ہے کہ افریقہ سمیت پوری اسلامی دنیا اور یورپ میں مرزائیت کے سنٹر قائم ہیں۔

(۵) کیا حکومت ایک پاکستانی جماعت کے ایسے مراکز اور سنٹروں کی تفصیل اور تعداد بتلاسکتی ہے؟

(۶) کیا یہ صحیح ہے کہ ایسے مرزائی اڈوں نے یہودیوں سے مل کر سقوط مشرقی پاکستان میں اہم کردار ادا کیا؟ (اسلام کا معرکہ صفحہ ۳۰)

شیعہ فرقہ اور نصاب دینیات

بنام وزیر تعلیم، نوٹس ۳۰ اگست ۱۹۷۲ء

ایس کیو ڈبی ۱۷

(۱) کیا وزیر تعلیم وضاحت فرمائیں گے کہ شیعہ فرقہ کے لیے دینیات کے الگ نصاب سے قومی یکجہتی اور استحاد پارہ پارہ نہیں ہوسکتا۔

(۲) کیا اس طرح آبادی کے تناسب اور شرح کے مطابق اہلسنت اکثریتی طبقہ ملازمتوں وغیرہ میں اس تناسب سے حصہ دینے کا مطالبہ نہیں کرسکتے۔

(۳) اور کیا اس طرح ۹۵ فیصد آبادی پر شیعہ فرقہ مسلط کرنے کی کوشش نہیں کرے گی؟ (اسلام کا معرکہ صفحہ ۳۰)

تبلیغ کے نام پر زرمبادلہ

سوال نمبر ۱۴۰ مورخہ ۱۱ جون ۱۹۷۳ء

کیا وزیر مالیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) غیر ممالک میں اسلام کی تبلیغ کے لیے کن تبلیغی جماعتوں کو زرمبادلہ مل رہا ہے؟

(ب) ہر جماعت کو دیئے گئے زرمبادلہ کی تفصیلات کیا ہیں؟

(پ) کیا حکومت نے کبھی ان تبلیغی جماعتوں کے حسابات اور سرگرمیوں کی جانچ پڑتال کی ہے؟

(ت) ان جماعتوں کو کس بنیاد پر زرمبادلہ دیا جاتا ہے؟

(اسلام کا معرکہ صفحہ ۲۱۳)

قرارداد اقلیت آزاد کشمیر

(۱) کیا وزیر داخلہ وضاحت فرمائیں گے کہ کیا حکومت کو قادیانیت کو اقلیت قرار دینے کے بارہ میں آزاد کشمیر اسمبلی کی قرارداد کا علم ہے؟

(۲) کیا یہ صحیح ہے کہ پاکستان کے عام مسلمانوں نے اس قرارداد کو سراہا اور آزاد کشمیر اسمبلی کو پرجوش تحسین اور مبارکباد پیش کی؟

(۳) کیا مرکزی حکومت پاکستان سے بھی اس طرح اقدامات کرنے کا

مطالبہ کیا جا رہا ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس بارہ میں کیا غور کر رہی ہے۔

(۴) یہ اخباری افواہیں کہاں تک صحیح ہیں کہ مرکزی حکومت کے ایک وزیر نے صدر آزاد کشمیر کو یہ قرارداد واپس لینے کے لیے مشورے دیئے؟

(اسلام کا معرکہ صفحہ ۳۲۶)

ربوہ کا سالانہ اجتماع اور سرکاری خرچ پر سوئی گیس

سوال نمبر ۱۴۴ ۱۶ اپریل ۱۹۷۴ء کیا وزیر ایندھن، بجلی و قدرتی مسائل ارشاد فرمائیں گے کہ:۔

آیا یہ حقیقت ہے کہ سوئی گیس کمپنی نے ہنگامی بنیاد پر احمدی فرقہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر ربوہ میں پانچ ہزار فٹ لمبا پائپ لائن بچھائی جس پر تقریباً چار لاکھ روپے لاگت آئی؟

جواب محمد حنیف: جی ہاں لیکن صرف ۸۰ ہزار روپے خرچ ہوئے چار لاکھ نہیں۔ (اسلام کا معرکہ صفحہ ۳۲۵)

قادیانیوں کی رجسٹریشن

سوال نمبر ۱۵۱ کیا وزیر داخلہ نشاندار سوال نمبر ۵۹ مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۷۵ء کے جواب کے حوالے سے بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آیا رجسٹریشن کے اعداد و شمار پر کارروائی مکمل ہو چکی ہے اگر یہ صحیح ہے تو کتنے احمدیوں نے مطلوبہ حلف نامے داخل کئے ہیں نیز

(ب) حکومت کی طرف سے ایسے احمدیوں کے بارے میں کیا انتظامات کئے جا رہے ہیں جنہوں نے حلف نامے داخل نہیں کئے۔

جواب ۱۲-۶-۷۶ء جناب عبدالقیوم خان وزیر داخلہ ریاستیں و سرحدی علاقہ جات۔

(الف) جی نہیں۔ رجسٹریشن کے اعداد و شمار کی بابت کارروائی ابھی شروع نہیں ہوئی ہے تاہم تقریباً آٹھ ہزار احمدیوں نے مردم شماری اور رجسٹریشن ادارے میں یہ حلف نامے داخل کئے ہیں۔

(ب) آخری تاریخ کا ابھی اعلان نہیں ہوا ہے کیونکہ آبادی کو ابتدائی دائرہ کار میں لانے کا کام ابھی مکمل نہیں ہوا اور جب اسے ابتدائی دائرہ کار میں لانے کا کام مکمل ہوگا تو آخری تاریخ جس میں حلف نامے بھیجنے کی تاریخ شامل کی جائے گی اور اس میں احمدی زمرہ بھی آجائے گا۔

(اسلام کا معرکہ صفحہ ۳۶۵)

قادیانیت۔ ربوہ

سوال نمبر ۱۴۹ ۳۰ اگست ۱۹۷۴ء

کیا وزیر تعلیم یہ بیان فرمائیں گے کہ عوام میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ نئی تعلیمی پالیسی کے باوجود ربوہ میں سکول کالج کی حکومت اپنی تحویل میں نہیں لے رہی ہے اور انہیں اس سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے؟

جواب:۔ عبدالحفیظ پیرزادہ:۔ جی نہیں۔

(اسلام کا معرکہ صفحہ ۲۹۶)

قادیانی اوقاف

سوال نمبر ۱۸۱ ۳۱ اگست ۱۹۷۲ء

کیا وزیر حج و اوقاف ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا اوقاف اور حج کے شعبہ کے دائرہ کار میں قادیانی جماعت کے اوقاف نہیں آتے؟ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا حکومت کے پاس اس سلسلے میں کوئی اقدامات کرنے کی تجویز ہے؟

جواب کوثر نیازی:۔ (الف) مرکزی وزارت اوقاف کے پاس کوئی موقف نہیں ہے تمام اوقاف صوبائی حکومتوں کے دائرہ اختیار میں ہیں۔

(ب) مندرجہ بالا جواب کی روشنی میں یہ سوال مرکزی حکومت سے غیر متعلق ہے۔ (اسلام کا معرکہ صفحہ ۲۹۷)

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر جرح

قادیانی مسئلہ کے موقع پر قومی اسمبلی پر مشتمل خصوصی کمیٹی میں مرزا ناصر احمد پر جرح کے لیے آپ نے حسب ذیل سوالات داخل کئے۔

۱۔ آپ نے اپنے بیان کے صفحہ نمبر ۴ پر لکھا ہے کہ پاکستان کے دستور اساسی میں دفعہ نمبر ۲۰ کے تحت ہر پاکستانی کا یہ حق تسلیم کیا گیا ہے کہ جس مذہب کی طرف چاہے ہو۔ کیا آپ دستور میں یہ الفاظ دکھا سکتے ہیں۔

۲۔ کیا جماعت احمدیہ کی طرف سے کبھی کسی شخص کے جماعت سے خارج ہونے کا فیصلہ نہیں کیا گیا؟ مرزا بشیر الدین صاحب نے انوار خلافت میں صفحہ نمبر ۹۴ پر کہا ہے۔

"خلیفہ اول حکیم نور الدین صاحب نے ایک شخص کو اس بنا پر جماعت سے خارج کر دیا تھا کہ اس نے غیر احمدی سے اپنی لڑکی کی شادی کر دی تھی"

اور مرزا بشیر الدین صاحب نے بھی اعلان کیا تھا کہ اگر کوئی اس کے حکم کے خلاف کرے تو میں اس کو جماعت سے نکال دوں گا کیا آپ کے نزدیک یہ فیصلہ درست ہے؟

۳۔ کیا آپ ہر کلمہ گو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے کو مسلمان سمجھتے ہیں؟

۴۔ آپ نے اپنے بیان کے صفحہ نمبر ۹ پر لکھا ہے کہ بہتر فرقوں میں سے نجات یافتہ فرقہ نہ کثرت میں ہوگا نہ اپنی کثرت کو اپنے برحق ہونے

کی دلیل ٹھہرائے گا کیا آپ کی نگاہ میں وہ فرقہ اس کا مصداق ہو گا جس کی تعداد سب سے کم ہو؟

۵۔ آپ ان غیر احمدیوں کو کافر کہتے ہیں یا نہیں، جو مرزا غلام احمد کے دعویٰ کو جھٹلاتے ہیں۔

۶۔ منیر کمیشن کے سوالات کے جواب میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کہا گیا تھا کہ مرزا غلام احمد کے ایک فتوے کی وجہ سے جو حال ہی میں دستیاب ہوا ہے ہم ان غیر احمدیوں کی نماز جنازہ پڑھنے لگے ہیں۔ جو مرزا صاحب کو جھوٹا یا کافر نہ کہتے ہیں اس بارے میں چند سوالات:

(ا) یہ فتویٰ دستیاب کب ہوا تھا اور اس پر عمل کب شروع ہوا؟

(ب) کیا آپ مرزا غلام احمد کو یہ مقام دیتے ہیں کہ جس کو وہ کافر کہ دیں وہ کافر اور جس کو وہ مسلمان قرار دیں وہ مسلمان ہے؟

(ج) کیا اس فتوے کی وجہ سے مرزا غلام احمد صاحب حکیم نورالدین صاحب اور مرزا بشیر الدین صاحب کے سابقہ فتوے منسوخ قرار دیئے گئے ہیں۔

(د) کیا اب اس مسئلے میں آپ کا جماعت لاہور کا مسلک ایک ہو گیا ہے؟

۷۔ اگر آج کوئی شخص جھوٹا دعویٰ نبوت کرے اور قطعی دلائل سے ان کا جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے تو وہ اور اس کے پیروکار آپ کے نزدیک مسلمان ہوں گے یا کافر؟

۸۔ مسیلمہ کذاب آپ کے نزدیک کافر تھا یا مسلمان؟

۹۔ اپنے اپنے بیان میں صفحہ نمبر ۸۲ پر مرزا غلام احمد کی کتاب حقیقت الوحی سے یہ عبارت نقل کی ہے کہ "آپ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے"؟

۱۰۔ اگر اب تک آپ کی توجہ روحانی نے سوائے مرزا غلام احمد صاحب کے کسی اور کو نبی نہیں بنایا تو کیا خاتم الانبیاء کا مطلب مرزا صاحب کے مذکورہ قول کے مطابق یہی تھا کہ آپ کی مہر نبوت سے صرف ایک مرزا صاحب کو نبی بنایا جائے۔

۱۱۔ آپ کی نظر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی درجہ کی پیروی سے انسان نبی بن سکتا ہے؟

۱۲۔ کیا آپ کی نظر میں انسان کو اس بات کی کوشش کرنا چاہیئے جو اتباع محمدی کے اس درجے کو پالے جو اسے نبی بنا سکے؟

۱۳۔ صفحہ ۸۲ صفحہ ۸۳ پر مرزا صاحب کا یہ قول مذکور ہے کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل بھی حدیث میں آیا ہے۔ اگرچہ محدثین کو اس پر جرح ہے مگر ہمارا نور قلب اس حدیث کو صحیح قرار دیتا ہے اور ہم بلا چوں و چراں اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ تو کیا آپ کے نزدیک مرزا صاحب کو یہ مقام حاصل ہے کہ جس حدیث کو چاہیں اپنے نور قلب سے صحیح اور جسے چاہیں غلط قرار دیں۔

۱۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کچھ لوگ تشریعی نبوت کے مدعی ہو گئے جیسے صالح بن طریف اور بہاء اللہ بابی اور بعض نے غیر تشریعی نبوت کے دعوے کئے جیسے ابو عیسیٰ وغیرہ ان سب کی جھوٹا ہونے کی کیا دلیل ہے جب کہ وہ بھی ظلی بروزی اور مجازی نبی وغیرہ کی تاویلات کر چکے ہوں یا کر سکتے تھے؟

۱۵۔ نبوت غیر مستقلہ کے ملنے کا معیار اور ضابطہ کیا ہے؟

۱۶۔ کیا صحابہ کرامؓ میں سے کوئی بھی اس معیار پہ پورا نہ اتر سکا جس کی وجہ سے باوجود افضل الامۃ ہونے کے تمام صحابہؓ نبوت غیر مستقلہ کے شرف سے محروم رہے۔

۱۷۔ کیا اس چودہ سو برس کے طویل عرصہ میں صحابہ کرامؓ، تابعین اور مجددین میں سے کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں گزرا جو مرزا غلام احمد کے ہم پلہ ہوتا اور نبوت غیر مستقلہ پاتا۔ (اسلام کا معرکہ ص ۳۹۳)

قادیانی مسئلہ میں لاہوری پارٹی پر جرح

قومی اسمبلی پر مشتمل خصوصی کمیٹی نے قادیانی مسئلہ پر غور کے دوران قادیانیوں کے دونوں دھڑوں (لاہوری اور ربوائی) کے سربراہوں کو اسمبلی میں طلب کیا اور اٹارنی جنرل کے توسط سے ان پر جرح کی گئی شیخ الحدیث مدظلہ نے بھی دونوں سربراہوں پر جرح کے نوٹس دیتے تھے جن میں اکثر قبول کر لیے گئے اور ان سے استفادہ کر لیا گیا۔ لاہوری جماعت کے سربراہ مرزا صدرالدین پر جرح کے لیے آپ نے مندرجہ ذیل سوالات کا نوٹس دیا تھا۔

۱۔ کیا آپ اور آپ کی جماعت مرزا غلام کے تمام دعوؤں پر ایمان رکھتی ہے؟

۲۔ کیا آپ مرزا صاحب قادیانی کو وہی مسیح موعود مانتے ہیں جن کے آنے کی خبر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔

۳۔ کیا آپ یہ مانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نے اپنی تصانیف میں جو کچھ لکھا ہے وہ اسلام کے مطابق اور صحیح ہے؟

۴۔ کیا آپ کے نزدیک مرزا غلام احمد بحیثیت مسیح موعود حضرت مسیح علیہ السلام یا کسی اور نبی سے افضل تھے۔

۵۔ آپ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ مرزا صاحب دوسرے مسلمانوں کی طرح شروع میں حیات مسیح کے قائل تھے۔ یہاں تک کہ اللہ پاک کی وحی نے آپ کو توجہ دلائی کہ قرآن وحدیث سے وفات مسیح ثابت ہے نیز آگے لکھا ہے کہ اب بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو وحی سے علم دیا کہ مسیح جو دوبارہ آنا تھا وہ اصل مسیح نہیں بلکہ اس مثل کے ایک روحانی ہستی نے آنا تھا؟

اس میں دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا آپ کے نزدیک مرزا صاحب پر نازل ہونے والی وحی انکے اوزان کے متبعین کے لیے واجب اتباع ہے؟

۶۔ آپ نے مرزا صاحب کی ایک عبارت مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ نمبر ۹ سے نقل کی ہے جس میں مرزا صاحب نے تمام مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر وہ ان الفاظ سے ناراض اور ان کے دلوں میں یہ الفاظ شاق ہے تو ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے نبی کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں۔ کیونکہ کسی طرح مجھ مسلمانوں میں تفرقہ اور نفاق ڈالنا منظور نہیں۔

(الف) کیا مرزا صاحب نے اپنی تحریر کے بعد اپنے لیے نبی کا لفظ چھوڑ دیا تھا۔

(ب) کیا اس تحریر کے بعد مرزا صاحب نے اپنی سابقہ کتابوں میں لفظ نبی کو بدل کر محدث دیا تھا۔

(ج) کیا آپ کی جماعت کے امیر اوّل محمد علی لاہوری اور ان کے رفقاء نے مرزا صاحب کے لیے کبھی نبی کا لفظ استعمال کیا تھا؟

۸۔ کیا آج بھی مرزا صاحب کے لیے کسی معنی کے لحاظ سے نبی کا لفظ استعمال کرنا درست ہے۔

۹۔ جس معنی میں مرزا صاحب نے اپنے لیے لفظ نبی بکثرت استعمال کیا ہے اگر آج کوئی شخص اس معنی کے لحاظ سے اسی کثرت سے لفظ نبی استعمال کرے تو کیا آپ اسے جائز سمجھیں گے؟

۱۰۔ آپ نے صفحہ ۷ پر لکھا ہے کہ "جس طرح عیسائیوں نے غلو کرکے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا حقیقی بنا لیا اسی طرح مثل مسیح یعنی مرزا صاحب کو بھی آپ کے ماننے والوں کی اکثریت نے غلو کرکے مجدّد کے عہدہ سے بڑھا کر نبی بنا لیا (نعوذ باللہ) تو کیا جماعت ربوہ جس نے آپ کے خیال میں یہ غلو کیا ایک غیر نبی کو نبی ماننے کی بناء پر کافر ہے؟

۱۱۔ اگر جماعت ربوہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے تو کیا آپ کے نزدیک یہ مناسب ہوگا؟

۱۲۔ آپ نے اپنے پیش کردہ بیان کے صفحہ ۹ پر لکھا ہے کہ حیات مسیح کے عقیدے سے نہ صرف حضرت مسیح کی برتری بلکہ خدائی ثابت ہوتی ہے تو کیا جو لوگ حیات مسیح کے قائل ہیں وہ آپ کی خدائی ثابت کرنے کی وجہ سے کافر ہے۔

۱۳۔ آپ نے بیان کے صفحہ ۱۱ پر مرزا صاحب کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کسی کلمہ گو کو کافر کہنا خود کہنے والے پر کفر لوٹا دیتا ہے تو کیا وہ تمام لوگ جو مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں کافر ہیں؟

۱۴۔ جو شخص مرزا صاحب کو ان کے دعووں میں جھوٹا قرار دیں وہ آپ کے نزدیک مسلمان ہے یا کافر؟

۱۵۔ آپ نے صفحہ ۱ پر لکھا ہے کہ شروع سے ہمارا عقیدہ یہ رہا ہے کہ ہر کلمہ گو مسلمان ہے اس عقیدہ کی روشنی میں اگر کوئی شخص کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے اور اس پر اقرار ایمان کے ساتھ ساتھ نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ آپ کے نزدیک مسلمان ہوگا یا نہیں؟

جب کہ خود آپ نے صفحہ ۶ پر مرزا صاحب کا یہ قول نقل کیا ہے کیا آپ کے بعد جو نبوّت کا دعویٰ کرے وہ کافر، کاذب اور خارج از دائرہ اسلام ہے؟

۱۶۔ (الف) آپ نے صفحہ ۱۱ سے صفحہ ۱۲ تک مرزا صاحب اور ان کے تبعین کے بارے میں بہت سے لوگوں کی آراء نقل کی ہے کیا آپ یقین اور ذمہ کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ساری نقول اور حوالے درست ہیں۔

(ب) کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ سب کہ لوگ ہمیشہ اسی راستے پر قائم رہے ہیں جو آپ نے اس طرح منسوب کی ہے اور کبھی انھوں نے اپنی رائے تبدیل نہیں کی؟

غیر مسلموں کو کلیدی مناصب پر فائز کرنا ملکی مفاد کیخلاف ہے

قائم مقام صدر بن سکنے والا سپیکر اور چیئرمین لازماً مسلمان ہونا چاہیے

(۲۰ اپریل گیارہ بجکر ۲۰ منٹ پر)

مولانا عبدالحق، جناب اس آئین کی دوسری خواندگی باقی ہے۔

یہ ابھی بل کی شکل میں منظور نہیں ہوا ہے ابھی ہمارے محترم وزیر قانون صاحب اس کے لیے سب کچھ کر سکتے ہیں۔ میں نے جو اشکال پیش کی ہیں وہ یہ ہیں کہ سپیکر اور چیئرمین جو کہ صدر کا قائم مقام بنایا جاتا ہے اور غور کرنے کے بعد ضرور بنایا جائے گا تو اس کے لیے مسلمان ہونے کی شرط ضرور لگائی جائے چونکہ دوسری خواندگی باقی ہے اور ابھی یہ منظور نہیں ہوا ہے تو ہم کہہ سکیں گے کہ یہ اسلام کے خلاف نہیں ہے مسٹر سپیکر! دوسری خواندگی ابھی باقی تو ہے۔ مگر ایک دفعہ جو ترمیم مسترد ہو جاتے تو پھر وہ دوبارہ نہیں آسکتی۔ آپ کا خیال یہ ہے کہ جو صدارت کے امیدوار ہوں اس کے لیے مسلمان ہونا لازمی ہے یا وزیر اعظم کے لیے بھی مسلمان ہونا لازمی ہے تو بعض مرتبوں پر چیئرمین یا سپیکر کو بھی عارضی طور پر صدارت کے عہدے پہ فائز کرنا ضروری ہوگا۔ خواہ وہ چیئرمین یا سپیکر چند ہفتوں کے لیے ہو مگر وہ صدر رہے گا لیکن مستقل طور پر جو صدر منتخب ہوگا۔ وہ مسلمان ہی ہوگا۔

مولانا عبدالحق، گذارش یہ ہے کہ وہ ہر صورت میں مسلمان ہوگا مسلمان کے اوپر ہمارا دینی لحاظ سے پورا اعتبار ہے ان کا قائم مقام اگرچہ چند گھنٹوں کے لیے بھی کوئی غیر مسلم ہوگا وہ ہمارے رازوں کو دوسرے ملکوں میں پہنچا دے گا۔

اگر وہ پانچ منٹ کے لیے بھی ہوگا تو ملک کے مفاد میں نہیں

رہے گا۔

مسٹر سپیکر:۔ یہ اسمبلی میں پیش ہو چکی ہے اب اس کو دوبارہ نہیں پیش کیا جا سکتا آپ نے اس پر ترامیم بھی دی ہے اور آپ کی کوشش برابر ظاہر ہے اور آپ مسلسل کوشش کر رہے ہیں اور اس پر اب تقریر کرنے کا فائدہ نہیں۔

مولانا مفتی محمود صاحب:۔ سوال یہ ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم پوری دیانتداری کے ساتھ اس آئین میں قوم کو مطمئن کر سکیں جب ہم نے آئینی سمجھوتے میں وضاحت کے ساتھ یہ بات تسلیم کر لی ہے کہ پاکستان کا صدر مسلمان ہوگا اس کے بعد آئینی کمیٹی نے وزیر اعظم کے مسلمان ہونے کی شرط بھی منظور کر لی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ صدر خواہ ایک دن کے لیے ہو یا چھ مہینے یا تین مہینے کے لیے ہوں اس کے لیے مسلمان ہونے کی شرط لازمی ہے جو صدر کے لیے ہونا چاہیئے اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس ترامیم کو اگر اس ایوان میں پورے اتفاق کے ساتھ منظور یا قبول کیا جائے تو اس سے اس کا وقار اور بڑھ جائے گا کم نہیں ہوگا۔

مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ:۔ اس پر ایک فیصلہ تو ہو لیا ہے نیشنل اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے سلسلے میں یہ ترمیم کہ مسلمان کا لفظ ہونا چاہیئے اس پر کافی بحث ہو چکی ہے اب مزید گفتگو کی ضرورت نہیں ہے اگر ووٹنگ کرانا چاہیں تو کرا لیں اصول طے ہو گیا ہے۔

مسٹر سپیکر:۔ جب سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے متعلق یہ ترامیم منظور نہیں ہو سکی تو چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کے متعلق ظاہر ہے کہ اس کا کیا اثر ہوگا۔ (اسلام کا معرکہ ص۳۶۶)

ہمارے ایٹمی منصوبے اور مرزائیوں کا کردار

شرط یہ ہے کہ جتنی رقم منظور ہو وہ خُرد بُرد نہ ہو قوم تب سُستی نہیں کرے گی اور تب قربانیوں سے دریغ نہیں کرے گی بشرطیکہ اس سلسلے میں یقین ہو جائے کہ حکومت صرف باتیں کرنے والی نہیں بلکہ عمل کرنے والی بھی ہے اور یہ کہ قوم کو یقین ہو کہ ایٹمی اور فوجی پروگرام مرزائیوں کے ہاتھوں میں نہیں دیئے جائیں گے نہ انہیں ایسے کاموں کا سربراہ بنایا جائے گا ہم ایسے لوگوں پر بھروسہ کریں جن کے مذہبی نقطۂ نظر سے سرے سے جہاد حرام ہے بی بی سی سے بھی اعلان کرتا ہے کہ مرزائیوں کے عقیدے میں جہاد حرام ہے اور یہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے۔ (اسلام کا معرکہ ص۲۶۸)

مرزائیت

دوپہر کے وقت ایک صاحب نے کہا کہ فلاں جماعت نے پاکستان اور قوم کے خلاف فلاں کیا لیکن اس نے نام نہیں لیا تو قادیانیوں کا جنہوں نے پاکستان کی مخالفت کی ان کے مذہبی پیشوا مرزا بشیر الدین نے وصیت لکھی ہے کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے امانت کے طور پر یہاں دفنا دینا جب قادیان متحد ہوگا یہ پاکستان کے ساتھ ملے گا تو میری لاش یہاں سے نکال کر قادیان میں دفن کر دینا۔

جناب والا! میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس پاکستان میں سوائے مرزائیوں کے تمام مسلمان متفق ہیں شیعہ مسلمان متفق ہیں۔ بریلوی مسلمان دیوبندی مسلمان سنی اور حنفی مسلمان متفق ہیں سب ایک ہے مگر دیکھو حقائق سے آنکھیں بند مت کر۔ ریڈیو ہمارے پاس نہیں، ٹیلی ویژن ہمارے پاس نہیں۔ (اسلام کا معرکہ ص۲۶۹)

مسترد شدہ سوالات

ظفر اللہ اور بنگلہ دیش

کیا متعلقہ وزیر ارشاد فرمائیں گے کہ:۔

۱۔ کیا یہ صحیح ہے کہ پاکستان نے سر ظفر اللہ کو عالمی عدالت میں بنگلہ دیش کے قیدیوں میں ایڈھاک جج مقرر کیا ہے؟

۲۔ کیا سر ظفر اللہ پاکستان کے مسلمانوں کی غیر پسندیدہ شخصیت نہیں؟

۳۔ بنگلہ دیش کے قیام میں سر ظفر اللہ کی جماعت کے کردار کے بارہ میں افواہوں اور چہ مگوئیوں کا حکومت کو علم ہے؟

۴۔ کیا یہ صحیح ہے کہ مشرقی پاکستان کے عوام ظفر اللہ کی جماعت کو دونوں حصوں میں نفرت پیدا کرنے کا بنیادی سبب سمجھتے ہیں؟

۵۔ کیا ظفر اللہ جیسی متنازعہ شخصیت کی متبادل کوئی معتمد شخصیت ایسے نازک مقدمہ کے لیے نہیں مل سکتی تھی؟ (اسلام کا معرکہ ص۳۲۵)

قرار داد اقلیت آزاد کشمیر

۱۔ کیا وزیر داخلہ صاحب وضاحت فرمائیں گے کہ کیا حکومت کو قادیانیت کو اقلیت قرار دینے کے بارہ میں آزاد کشمیر اسمبلی کی قرار داد کا علم ہے؟

۲۔ کیا یہ صحیح ہے کہ پاکستان کے عام مسلمانوں نے اس قرار داد کو سراہا اور آزاد کشمیر اسمبلی کو پرجوش تحسین اور مبارکباد پیش کی؟

۳۔ کیا مرکزی حکومت پاکستان سے بھی اس طرح اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس بارہ میں کیا غور کر رہی ہے؟

۴۔ یہ اخباری افواہیں کہاں تک صحیح ہیں کہ مرکزی حکومت کے ایک وزیر نے صدر آزاد کشمیر کو قرار داد واپس لینے کے مشورے دیئے۔ (اسلام کا معرکہ ص۳۲۶)

(باقی ص۷۲۶ پر)